سوال

(26) وہابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہابی کی تعریف کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قاعدہ کی رو سے ''وہابی،، اس کو کہنا چاہئیے جو مجدد ملت شیخ الاسلام حضرت محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ (1115ھ 1206 1792ء) کا مقلد اور پیر ہو۔ جیسے چاروں اماموں کے مقلدین اور پیروؤں کو مالکی، شافعی، حنبلی، حنفی کہا جاتا ہے، لیکن نجد کے اس مجدد اور امام، علمبردار توحید کی مبارک تحریک کے مخالفین نے سیاسی اغراض ومقاصد کی بنا پر دنیا کے سامنے اپنے غلط بیانیوں اور افتراپردازیوں کے ذریعہ اس تحریک ''وہابیت،، اور ''وہابی،، کو نہایت بھیانک اور خوف ناک صورت میں پش کیا۔ تاکہ دنیائے اسلام اس تحریک اور اس کے بانی اور حامیوں کی مخالف ہوجائے۔ چنانچہ وہ اپنے ناپاک مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی ہوگئے۔ ہندوستان میں ایک زمانہ میں ''وہابیت،، نام تھا حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ (1201ھ 1786ء 1246ھ 1831ء)۔ اور مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ کی تحریک دعوت وتجدید کو، نجد کی وہابی تحریک سے دور کا تعلق بھی نہیں، یعنی: ایک نے دوسرے کی تعلیمات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھایا۔ (ملاحظہ ہو سیرت حضرت سید احمد شہید)

پھر ایک دوسرا دور آیا۔ اس دور میں غلط فہمی سے ''وہابیت،، اور ''وہابی،، نام ہوگیا ہندوستان میں برٹش امپریلیزم سے بغاوت اور باغی کا۔ اس غلط فہمی کی بنا پر مسلمانوں پر وہ سب کچھ گزرا جس کے بیان کرنے کے لیے زبان مین طاقت نہیں۔

اس کے بعد دتیسرا موجودہ دور آیا۔ اس میں ''وہابیت،، نام ہوگیا ہے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی تقلید واتباع کا، اور ''تقویۃ الایمان،، پڑھنے پڑھانے کا، اور ان غلط بیانیوں، دروغ باقیوں، افتراپردازیوں اور بے سروپا باتوں کا، جن کا سلسلہ بریلوی حنفیوں نے اہل حدیثوں کو بدنام کرنے اور جاہل مریدں کو اندھیرے میں رکھنے کے واسطے جاری کر رکھا ہے، اور اگر حقیقت اور واقعیت کا لحاظ کیا جائے تو انھوں نے ''وہابیت،، نام رکھا ہی ''اہل حدیثیت،، یعنی: قرآن وحدیث کے اتباع اور اجتناب من البدعات کا، اور ''وہابی،، نام رکھا ہے اس شخص کا: جو بریلوی رضائی عقیدہ نہ رکھتا ہو اور ہر قسم کی بدعتوں سے پرہیز کرتا ہو اتقلید سے الگ رہ کر صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہو۔ حالاں کہ اہل حدیث جس طرح کسی امام کے مقلد نہیں، اسی طرح شیخ الاسلام ابن عبدالوہاب کے مقلد اور پیرو بھی نہیں۔ اور نہ ان کی تحریک، شیخ الاسلام کی تعلیمات سے ماخوذ ہے اگرچہ دونوں تحریکوں کا ماخذ اور مقصد ایک ہے۔ اسی طرح ان کا دامن ان بہتانات اور خرافات سے بھی پاک اور منزہ ہے، جو ان کی طرف ناپاک مقصد کی خاطر منسوب کی جاتی ہیں، کیوں کہ وہ صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں اور بس۔ پس ان کو وہابی کہنا انتہائی ظلم ہے۔ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے صحیح حالات اور ان کی تحریک تجدید وامامت کے مستند مفصل کوائف ونتائج معلوم کرنا

چاہیے ہوں، تو ذیل کی کتابوں کا مطالعہ کیجیے :

(1)روضۃ الأفکار والأفہام لمرتاد حال الامام وتعدد غزوات ذوي السلام لابن غنام (عربی)

(2)عنوان المجید فی تاریخ نجد لعثمان بن بشیر النجدي. (عربی)

(3)الھدیۃ السنیۃ والتحفۃ الوہابیۃ النجدیۃ لابن سحمان. (عربی)

(4)تبرئۃ الشحین الإمامین. (عربی)

(5)حاضر العالم الاسلامی الأمیر شکیب أرسلان (عربی)

(6)''تاریخ نجد،، حافظ أسلم جیراجپوری (اردو)

(7)سیرۃ محمد بن عبدالوہاب مسعود عالم ندوي (اردو)

(8)اس موضوع پر فلبی وغیرہ کی انگریزی تصنیفات.

(محدث دہلی: ج5ش: ذی القعدہ1360ھ دسمبر1942ء)

وہابی اور درود

ہندوستان کے مسلمانوں کے حالت جس قدر خراب اور بتر ہے، شاید کسی دوسرے ملک کے مسلمانوں کے حالت اس قدر خراب اور پست نہیں ہوگی۔ مالی حیثیت سے وہ مفلس اور قلاش، اور برادران وطن اور مسلمان ایک زراعت پیشہ قوم سمجھے جاتے تھے۔ مگر افسوس ان کی فضول خرچیوں اور بے ہودہ رسم ورواج کی پابندی اور حد سے بڑھے ہوئے اخراجات کے باعث، ان کی جائدادیں اوراراضی سوددرسود کی لعنت میں گرفتار ہوکران کے قبضہ سے نکلتی جارہی ہیں۔ تجارت کو مسلمانوں نے غیر شیریف وسیلہ معاش سمجھ کراس سے کنارہ کشی کرلی۔ اس لے تمام بڑی اورچھوٹی تجارتوں پرہندوؤں کا قبضہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی بازار کی معمولی چیزیں بھی ہندو ہی کے ہاتھ سے خریدنی پڑتی ہیں۔ اوراب گاؤں کے ہندومہاجنوں نے مسلمانوں کوناعاقبت اندیشی سے فائدہ اٹھا کران دوسرے اہم ذریعہ معاش پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی ہے، جس کے عبرت انگیز دودناک واقعات آئے دن اخبارات کے ذریعہ ہم کو معلوم ہوتے رہتے ہیں۔

مسلمانوں کی اقتصادی تباہی کا سبب، جس طرح ان کی فضول خرچی، غیر کفایت شعاری اورسابق شاہانہ حاکمانہ دوورکا تخیل اور تصور ہے، اسی طرح میرے نزدیک اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے علماء اورواعظین نے انھیں صرف زہد وتوکل اور دنیا سے بے رغبتی کی وعظ سنا، سناکران کےلیے دنیا کو حقیقی اورظاہری معنی میں قید خانہ سمجھنے پر مجبور کردیا، جس نے ان کو ترقی کے میدان میں جدوجہد کرنے سے بزدل اورکمزوربنادیا۔ افسوس!انہوں نے زہد وتوکل کی تعلیم کے ساتھ دولت کواور حلال طریقہ پریش ازیش حاصل کرکے جائز جگہوں میں خرچ کرنے کی تلقین کرطرف توجہ نہیں فرمائی۔ حالاں کہ اسلام ترک لذات، محض زہد فی الدنیا کا معلم نہیں ہے، ورنہ اسلام کے بہت سے احکام اور تعلیمات مثل زکوۃ، حج، جہاد، اوقات، صدقات جاریہ وغیرہ اسلام سے خارج کرنے ہوں گے۔ میرا مقصدیہ ہے کہ حضرات واعظین نے زہدفی الدنیا اورتوکل کام غلط مفہوم، قوم کے سامنے پیش کرکے ان کے ارادوں کوکمزوراورہمتوں کی پست کردیا۔

مسلمانوں کی تعلیمی پستی بھی کسی سے مخفی اورپوشیدہ نہیں ہے۔ عربی مذہبی تعلیم سے امراء اورروٗسا کوسروکارنہیں ہے۔ اس کوگداگری یعنی: امامت اورمسجد کی موذنی وغیرہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اوراب عوام اورمتوسط طبقہ میں بھی مذہبی تعلیم کاوہ جوش نہیں ہےجوآج سے دس سال پہلے تھا۔ کیوں کہ مغربی اثرات کی اندھی تقلید اورمذہب سے بیزاری

کے باعث ، دلوں میں اس کی عزت اور وقعت کم ہوتی جارہی ہے ۔ باقی رہی دنیاوی تعلیم ، تو شروع میں انگریزی تعلیم کو حرام قرار دے کر مسلمانوں کو اس سے موڑ اگیا ، جس کا نتیجہ نہایت افسوس ناک اور برا ظاہر ہوا ، اور جس کا اثرات تک باقی ہے یعنی : اب بھی مسلمان دوسری قوموں کی نسبت اس تعلیم میں بھی بہت پیچھے ہیں ۔ اور برادارن وطن کے تمام سرکاری محکموں پر قبضہ کرلینے سے مصیبتیں جھیل رہے ہیں ۔

اور چوں کہ تعلیم اپنے نقائص اور معایب کی وجہ سے محض غلام ساز اور نوکر گر ہے اور ملازمت کا شعبہ محدود ہے ۔ اس لیے اب ایسے تعلیم یافتہ ہندو اور مسلمان گداگر پیدا ہورہے ہیں جن کی کہیں بھی کھپت نہیں ہوسکتی ۔ اور جو نہ دین کے ہیں ، نہ دنیا کے ، جس طرح تعلیم کے زمانہ میں والدین کے لیے بارگراں تھے ، ڈگری حاصل کرنے کے بعد بھی ان کے محتاج اور ان پر بوجھ بن گئے ہیں ۔ افسوس نہ ہوئے حالی مرحوم ، ورنہ وہ صرف مولویوں کو کوسنے پر اکتفا کرتے ۔

سیاسی حیثیت سے بھی مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں ہے ۔ آج سے چند برس پہلے ''سیاست ،، کا لفظ سن کر گھبرا اٹھتے تھے ۔ سیاسی مباحث اور ملکی معاملات میں حصہ لینا گناہ عظیم سمجھتے تھے ۔ اور یہ اثر تھا گدی نشین پیروں ، صوفیوں اور مولویوں کی غلط تعلیم کا ، جھوں نے جبر واستبداد اور ظلم وجور کی طاغوتی طاقت سے مرعوب ہو کر السلطان ظل اللہ، من أکرمہ أکرمہ للہ، ومن أہانہ أہانہ اللہ (بادشاہ وقت زمین پر خدا کا سایہ ہے جو اس کی عزت کرے گا خدا اس کی عزت کرے گا اور جو اس کی توہین کرے گا خدا اس کو توہین کرے گا) ولتجدن أشد الناس عدواۃ للذین آمنوا الیہود والذین أشرکوا ، ولتجدن أقربہم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا إنا نصاري (المائدہ : 82) ''اے پیغمبر ! تم مسلمانوں کا سخت ترین دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاء گے ، اور ان کا قریب ترین دوست ان لوگوں کو پاؤ گے جنھوں نے اپنے کو نصاری ،، (غیسائی بتایا) اور اس قسم کی دوسری احادیث وآیات کی غلط اور باطل تفسیر سے مسلمانوں کو بزدل ، مرعوب ، نکما کردیا ۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ان جاہل مولویوں کی یہ تلبیسات بہت کچھ زائل ہوگئ ہیں اور مسلمانوں میں بیداری اور حرکت ہورہی ہے ۔

مسلمانوں کا تمدن ، ان کی معاشرت اور تہذیب ، ان کے اخلاق وعادات دوسری قوموں کے لیے نمونہ اور مثال ہے ۔ دوسری ملتیں ان کی اتباع ، اپنے لیے باعث فخر و عظمت سمجھی تھیں ۔ مگر آج انتہائی حسرت ویاس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے مغربی قوم کی اندھی تقلید نے ہماری خصوصیت اور امتیازی شان کو بھی باقی نہیں رہنے دیا ۔ ہم مغربی تہذیب اور معاشرت پر آنکھیں بند کرکے ایسے فدا ہوئے کہ اپنی تہذیب ومعاشرت کو بربریت اور وحشت خیال کرنے لگے ، یورپ کی ظاہری شکل وصورت اور چمک دمک سے ہماری آنکھوں کو چکا چوندھ ہوگیا ۔ حالاں کہ یورپین قومیں اپنے ساتھ اچھی اور بری ہر قسم کی چیزیں لائی ہیں ۔ ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ان کی اچھی چیزیں جو مشرقی اور اسلامی آداب سے متصادم نہ ہوں قبول کرلیں ۔ اور بری چیزیں چھوڑ دیں اور اندھا دھند بھیڑ کے گلہ طرح ان کے پیچھے نہ ہولیں ۔

تنظیم وسنگھٹن اتحاد واتفاق میں بھی مسلمانوں ہندو برادران وطن سے کوئی نسبت نہیں رکھتے ۔ ہماری قوم میں جس قدر اختلاف اور پھوٹ ہے ، فرقہ بندی اور نا اتفاقی ہے ہندوؤں میں ہے ، نہ عوام میں اتفاق ہے ، نہ خواص میں اس کا احساس ، بلکہ ہر ایک لیڈر اور مولوی اپنی اپنی مسجد الگ بنانے اور قائم رکھنے میں مشغول ہے ۔ ایک جماعت کے افراد واشخاص کے متعلق افترا ، کذب بیانی ، دشنام دہی ، بہتان طرازی سے دریغ نہیں کرتی اور مقدور بھران کی بدنام کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے تاکہ اپنا اقتدار اور وقار قائم اور باقی رہے ، غرض یہ کہ سیاسی زعما اور مذہبی رہنما اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اسلام کی مخالف قوت کو مسلط اور برقرار رکھنے کے لیے مذہب اور اسلام کی خدمت کی آڑ میں عوام کو لڑاتے رہتے ہیں اور اپنی اس حرکت سے مسلمانوں کو بدنام اور ذلیل کرتے تھے ۔ حقیقت میں اصحاب جانتے ہیں کہ ناعاقبت اندیش لیڈروں اور مولویوں کی اس ہنگامہ آرائی سے کس کو تقویت پہنچ رہی ہے ۔ کاش یہ بھی عقل وخرد سے کام لے کر اسلام کی عزت اور حرمت قائم رکھتے ۔ جہلا اور عوام سے اس قسم کی حرکات صادر ہو تو وہ ایک حد تک معذور ہیں ۔ مگر تعجب ہے ان علماء اور صوفیا پر جو عوام کو خوش کرکے اپنی جیبوں کو گرم کرنے کے لیے اپنی بزرگی اور تقدس باقی رکھنے کے لیے قرآن اور حدیث کے نصوص کو پس پشت ڈال دیتے ہیں ۔ اور ایک دوسرے کے خلاف ایسی کذب بیانی اور افترا پردازی ، دشنام دہی ، تکفیر وتفسیق ، تضلیل وتجہیل سے کام لیتے ہیں کہ انسانیت اس سے شرماتی ہے ۔

حنفیوں خصوصا رضائی پارٹی کی طرف سے اہل حدیثوں پر آئے دن نئے نئے بہتان باندھے جاتے ہیں ۔ گندہ اور بیہودہ مسائل ان کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں ۔ جن سے خود فقہ حنفی کا دامن پاک اور منزہ نہیں ہے ، جس کو شک ہووہ ''درمختار ،، وغیرہ کے مطالعہ کے ساتھ ''حقیقۃ الفقہ ،، اور مولانا محمد صاحب مدظلہ کی تصانیف متعلق فقہ حنفی اور اخبار ''محمدی ،، کا بنظر انصاف مطالعہ کرے ۔ اہل حدیث کو وہابی نجدی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا متبع کہا جاتا ہے ۔ چنانچہ ایک بزرگ حنفی نسائی مطبوعہ مجتبائی ص : 380 کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں :

''ثم لیعلم الذین یدینون دین عبدالوہاب النجدي ، ویسلکون مسالکه فی الأصول والفروع ، ویدعون فی بلادنا باسم الوہابیین وغیر الملقلدین ، ویزعمون أن تقلید أحد الأئمة الأربعة رضوان اللہ علیہم شرک ، وأن من خالفہم ہم المشرکون ، ویستبیحون قتلنا أہل السنة وسبی نسائنا ، وغیر ذلک من العقائد الشیعة ، التی وصلت إلینا منہم بواسطة الثقات ، وسمعنا بعضا منہم أیضا ، ہم فرقة من الخوارج ، وقد صرح به العلامة الشامی فی کتابه رد المحتار عند قول صاحب الدر المختار : ویکفرون أصحاب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ، فی کتاب البغاة ، حیث قال قد علمت أن ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج ، بل ہو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ، وإلا فیکفی فیہم اعتقاد کفر من خرجوا علیہ ، کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد ، وتغلبوا علی الحرمین ، وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلة ، لکنہم اعتقدوا أنہم ہم المسلمون ، وأن من خالف اعتقاد مشرکون ، واستباحوا بذلک قتل اہل السنة وقتل علماء ہم ، حتی کسر اللہ شوکتہم وخرب بلاہم ، وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین وألف ،، انتہی .

(ترجمہ) : ''معلوم ہونا چاہیے کہ جو لوگ عبدالوہاب نجدی کے دین اور مذہب کے پیرو ہیں، اور اصول و فروع میں اس کے مسلک پر گامزن ہیں ، اور جن کو ہندوستان میں وہابی اور غیر مقلد کہا جاتا ہے اور جو تقلید شخصی کو شرک اور اپنے مخالفین کو مشرک سمجھتے ہیں ، اور اہل سنت کے قتل اور ان کی عورتوں کے قید کر لینے کو مباح اور حلال جانتے ہیں ، اور جن کی طرف بعض دوسرے برے عقائد منسوب کئے جاتے ہیں جن کی ہم کو ثقہ اور معتبر لوگوں نے اطلاع دی ہے ، اور بعض وہابیوں سے ہم نے خود سنا ہے ، کہ یہ سب کے سب خارجی ہیں ۔ علامہ شامی نے بھی اپنی کتاب ''ردالمختار ،، میں اس کی تصریح کر دی ہے ۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ : خارجی ہونے کے لیے صحابہ کرام کو کافر سمجھنا شرط نہیں ہے خارجی ہونے کے لیے امام وقت کو کافر خیال کرنا کافی ہے ۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں پیروان عبدالوہاب نجدی کا حال ہے ، جو نجد سے نکل کر حرمین پر قابض ہو گئے ، اور جو اپنے کو حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں صرف وہی مسلمان ہیں ، جو لوگ ان کے عقائد کے خلاف اپنے عقائد رکھتے ہیں وہ مشرک ہیں ۔ اور جنہوں نے اس بہانہ سے اہل سنت اور ان کے علما کے قتل کو مباح سمجھ لیا ہے ۔ حتی کہ اللہ نے ان کی شوکت اور قوت 1233 ھ میں ختم کر دی ۔ ،،

کس دلیری اور جرات کے ساتھ بلکہ سادگی اور بھولے پن سے ہندوستان کے اہل حدیثوں کو عبدالوہاب نجدی کا پیرو اور متبع بتایا گیا پھر خارجی ہونے کا فتوی جڑ دیا گیا ہے ، اور اس کے بعد ان کی طرف وہ باتیں منسوب کی گئیں ہیں جن سے وہ پاک ہیں ، بلکہ یہ عقائد خود رضائی جماعت کے ہیں ۔ شک ہو تو فتاویٰ رضائیہ اور ان صوفیائے کرام کی تصانیف ملاحظہ ہوں جو اہل حدیثوں کو کافر اور حرام زادہ حلال الدم سمجھتے ہیں ۔ ہماری طرف سے بارہا کہا گیا ہے کہ ہمارے مذہب کی بنیاد کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ ﷺ ہیں ۔

ان دو چیزوں کے علاوہ ہم کسی چیز کو دین کی بنیاد نہیں قرار دیتے ۔ ہم نے خدا اور اس کے رسول کے اور اپنے درمیان کسی غیر معصوم امام یا عالم اور بزرگ کو واسطہ نہیں ٹھہرایا ہے ۔ خلاصہ یہ کہ ہم نے براہ راست بلا واسطہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑ رکھا ہے ۔

اس لیے ہم نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے مقلد ہیں اور نہ علامہ محمد بن عبدالوہاب نجدب کے ۔ ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی بھی واجب الاتباع نہیں ہے ۔ پیغمبر علیہ الصلوة والتسلیم کے بعد سب ائمہ اور صلحاء غیر واجب الاتباع ہونے میں یکساں ہیں ۔ پس اہل حدیث کو محمد بن عبدالوہاب کا ، یا کسی اور کا مقلد یا پیرو قرار دینا ظلم صریح ہے ۔ ہم کو اس سے زیادہ علامہ شامی پر تعجب اور افسوس ہے کہ انہوں نے کیسے اتنی بڑی غیر ذمہ دارانہ بات بغیر تحقیق کے لکھ ماری !؟ ۔ یہ سب محض مذہبی تعصب اور کج روی اور تقلید کا کرشمہ ہے کہ ایک موحد اور متبع سنت جماعت کو احیائے سنت کی پاداش میں خارجی لکھ دیا گیا ۔ ہم کو یقین ہے کہ اگر انہوں نے علامہ محمد بن عبدالوہاب کی تصانیف دیکھی ہوتیں تو ہر گز ایسی غیر محقق اور بے بنیاد بات نہ لکھتے ۔

رضائی گروہ کی طرف سے اہل حدیثوں پر ، یا نجدی وہابیوں پر ، جو الزامات اور بہتانات لگائے جاتے ہیں ۔ ان میں ایک بڑا بہتان اور سفید جھوٹ یہ ہے کہ اہل حدیث ، نجدی ، وہابی شفاعت کے منکر ہیں اور آں حضرت ﷺ پر درود نہیں بھیجتے ۔ وہی محشی موصوف نسائی (1 15) کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں :

''تأمل أن مثله صلی اللہ علیہ وسلم إذا کان یتأثر من مثل تلک الہیئة ، فکیف بالغیر من أہل الأہواء والبدع ، الذین من العلماء المجتہدین ، فعلیک عنہم وعن من ہو مثلہم فی افساد الدین ،، الخ

.

دیکھا آپ نے کس طرح وہابیوں کو

(1) اہل ہوا

(2) بدعتی

(3) منکر شفاعت

(4) مسلمانوں میں تفریق اور فساد ڈالنے والے

(5) مجتہدین امت سے بغض اور دشمنی رکھنے والے القاب سے یاد کیا گیا ہے۔

پھر ان سے الگ تھلک رہنے یعنی شادی بیاہ، لین دین، ترک کرنے بلکہ کامل بائیکاٹ کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ مقاطعہ او سوشل بائیکاٹ کے متعلق تو اب بھی دیوبند وغیرہ سے کبھی کبھی مکروہ چتھڑے دیکھنے میں آجایا کرتے ہیں اور وہ زیادہ تعجب کا باعث نہیں ہیں۔ تعجب ان محشی صاحب پر ہے جو خدمت حدیث کے پردے میں سچے مسلمانوں کو صلواتیں سنا رہے ہیں، اور ایسی باتیں ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں جن سے ان کا دامن پاک اور منزہ ہے۔ افسوس افترا پردازی کا نام خدمت حدیث رکھا جاتا ہے اور اس پر جماعت حنفیہ کرتی ہے۔ مبارک ہو یہ امتیاز اور خصوصیت۔

جماعت اہل حدیث یا نجدیوں رپر یہ الزام اور افترا کہ وہ آں حضرت ﷺ پر درود نہیں بھیجتے، ایسا ہے کہ کبھی کسی اہل حدیث یا وہابی کے تصور میں بھی نہ آیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے اہل حدیث اس دفعیہ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مگر آج ہم ایک عینی شہادت نقل کرتے ہیں۔ جس سے مسئلہ درود کے بارے میں وہابیت کے تین بڑے ارکان کے خیال اور عقیدہ پر صحیح روشنی پڑتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مخالفین وہابیت سطور ذیل بغور ملاحظہ فرمائیں گے۔

معزز مجلہ ''المنار،، مصر کے ایڈیٹر علامہ سید رشید رضا گذشتہ سال حج کے لیے حجاز تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر انہوں نے سفرنامہ حجاز مرتب فرمایا۔ جس میں علامہ موصوف نے حجاز کے چشم دید حالات اور مشاہدات کو بالتفصیل درج کیا ہے، یہ سفرنامہ ''مطبعہ المنار،، میں چھپ کر شائع ہوگیا ہے۔ جس کا ایک ورق ہم اپنی ہندوستانی زبان میں منتقل کرتے ہیں، اور مخالفین وہابیت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس تحریر کو پڑھنے کے بعد کذب بیانی اور نیش زنی سے باز آئیں۔

ایڈیٹر المنار فرماتے ہیں:

''گذشتہ سال جب میں فریضہ حج ادا کرنے کے لیے حجاز جا رہا تھا، تو 'کوثر،، جہاز میں ایک مصری حاجی نے مجھ سے کہا کہ وہابی لوگوں کو آں حضرت ﷺ پر درود سلام بھیجنے سے روکتے ہیں، اور اگر کوئی ان کے سامنے آں حضرت ﷺ پر درود بھیجتا ہے، تو وہابی اس کو سخت سزا دیتے ہیں اور درود بھیجنے والے کو زدوکوب کرتے ہیں۔ میں نے اس مصری سے کہا کہ یہ محض غلط اور بے بنیاد الزام ہے۔ جسے مخالفین وہابیت اور دشمنان ابن سعود پھیلانا چاہتے ہیں۔ مصری نے کہا یہ غلط اور محض خیال و وہم نہیں ہے بلکہ کھلی ہوئی ناقابل انکار حقیقت ہے۔ آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ حجاز پہنچ کر میں برابر ایسے موقعہ کی تلاش میں رہا جس سے اس الزام کی تردید یا تصدیق ہوسکے۔

گذشتہ 12 مارچ کو پہلی مرتبہ جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز آل سعود (خلد اللہ ملکہ) نے مجھے شرف ملاقات بخشا، میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ عالم، شاہ کو قرآن مجید کی تفسیر سنا رہے ہیں۔ جب مفسر نے اپنی قرآت ختم کرلی۔ تو شاہ نے دین قیم اسلام کی خوبیاں اور فضائل بیان کرنا شروع کیا اور اس اثنا میں جب ان کی زبان پر آں حضرت ﷺ کا ذکر مبارک آجاتا، تو وہ آں حضرت ﷺ پر ضرور درود و سلام بھیجتے۔ ایک دفعہ بھی تو ایسا نہیں ہوا کہ آں حضرت ﷺ کا ذکر آیا ہو اور سلطان نے درود نہ بھیجا ہو۔

اس کے بعد مجھ کو نجد کے مشہور بزرگ علامہ شیخ عبداللہ بن بلیھد سے ملنے کا اتفاق ہوا، انہوں نے مجھے ایک رسالہ جامع المسالک فی احکام المناسک عنایت فرمایا، جس میں انہوں ے نے حج کے احکام کو مفصل طور پر بیان کیا ہے، اس رسالہ کو حکومت حجاز مفت تقسیم کرتی ہے۔ میں نے اس الزام کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے اس رسالہ کی ورق گردانی شروع کی، تو دیکھا کہ علامہ موصوف جہاں کہیں آں حضرت ﷺ کا اسم مبارک ذکر کرتے ہیں وہاں بالالتزام صلوۃ و تسلیم ذکر کرتے ہیں۔ میں نے موصوف سے عرض کیا بعض لوگ وہابیوں کو یہ

الزام دیتے ہیں کہ یہ آں حضرت ﷺ کے نام کے ساتھ درود وسلام نہیں ذکر کرتے ، اور میں دیکھتا ہو کہ آپ نے اس رسالہ میں آں حضرت کے اسم شریف کے ساتھ صلوۃ وسلام کا التزام کر رکھا ہے ، در آں حالیکہ آپ کے علاوہ بعض لوگ اس کا التزام نہیں کرتے ، اور غفلت کر جاتے ہیں ، اور بعض حضرات تو حرف ص یا حروف صلعم یا صللم لکھنے پر کفالت کرتے ہیں ۔

علامہ نے فرمایا : پورا درود وسلام ذکر کرنے کے بجائے صرف ان حروف پر التقا کرنا سخت قبیح اور معیوب ہے ۔ آں حضرت ﷺ کے مقدس نام کے بعد پورا صلوۃ وسلام ذکر کرنا ضروری ہے ۔ جیساکہ معتبر اور معتمد علمائے سلف نے اس کا التزام کیا ہے ۔ پھر ممدوح نے چند متقدمین علماء کے نام گنائے اوران علماء نے اس بارے میں کچھ لکھا ہے اس کو بھی ذکر کیا ہے ۔ پھر میں نے 19 مارچ کومکہ میں سلطان سے قصر شاہی میں اخبار نویسوں کے وفد کے ساتھ ملاقات کی ۔ ہم شاہ سے دیر تک بات کرتے رہے ۔ اثنائے گفتگو میں میں نے جلالۃ الملک سے عرض کیا میں دیکھتا ہوں کہ آں حضرت ﷺ کا اسم مبارک جب آپ کی زبان پر آتا ہے ، آپ ضرور درود وسلام بھیجتے ہیں ۔ لیکن باوجود اس کے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہابی آں حضرت ﷺ پر صلوۃ وسلام نہیں بھیجتے ۔ جلالۃ الملک نے فرمایا : بڑے تعجب کی بات ہے ۔ آخر ہم کیوں آں حضرت ﷺ پر درود نہیں بھیجیں گے ۔ اللہ تعالی کے بعد کون ہے کہ ہم اللہ کے پیارے نبی ﷺ سے بھی زیادہ اس سے محبت کریں گے ۔ خدا کی قسم آں حضرت ﷺ دنیا کی تمام چیزوں سے ہم کو محبوب اور پیارے ہیں ۔ ہم اپنے بال بچوں سے زیادہ آپ ﷺ کے دین کی حفاظت کرتے ہیں اوراس کی طرف سے مدافعت ضروری سمجھتے ہیں ۔ ہمارے ناموس پر ، ہمارے حریم پر ، ہماری عزت وآبرو پر حملہ جاوے اس سے ہم کو ناقابل برداشت تکلیف پہنچتی ہے اور ہمارا جذبہ حمیت وانتقام بھڑک اٹھتا ہے ، اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہ درجہا درجہ زیادہ آں حضرت ﷺ کی شان میں معمولی گستاخی کرنے ، آپ ﷺ کی تنقیص اور آپ کو اس مرتبہ سے گھٹانے سے جس پر آپ ﷺ کو اللہ نے سرفراز فرمایا ہے ، ہمارے جذبہ محبت وحمیت وغیرت کو ناقابل برداشت ٹھیس لگتی ہے اوراس کو ہم کسی طرح بھی گوارا نہیں کرسکتے ۔ بلکہ ہم آں حضرت ﷺ کو اپنی جان ،اپنے عزیز واقارب ،اپنے بچوں اور بیویوں ، دولت وزر ، عزت وآبرو سے زیادہ عزیز اور پیارا یقین کرتے ہیں ، اور ہم تو آپ ﷺ کے خلفاء راشدین اور ہر خادم اسلام خصوصا ائمہ اربعہ سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں اوران کا انتہائی احترام کرتے ہیں اجمعین ۔

جلالۃ الملک نے فرمایا : ہم حق کے طالب اور متلاشی ہیں ، پس حق اور صحیح بات ہم کو جہاں بھی ملے گی قبول کرلیں گے ۔ خواہ وہ کسی مذہب کی ہو اور جس عالم کی فرمودہ ہو ، ہم امت کے کسی ایک غیر معصوم معین عالم کو اپنا مقلد سمجھ کر ، اس کی ہر بات کو خواہ وہ غلط ہو یا صحیح ، واجبا لعمل نہیں سمجھتے اور ایسا کرکے لانفرق بین احد کے مرتکب نہیں بننا چاہتے ۔ ہم تفسیر ابن کثیر بہت پسند کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ شغف رکھتے ہیں حالانکہ اس کے مصنف حافظ عمادالدین ابن کثیر شافعی المذہب ہیں ۔ ہاں ہم باجود اس کے امام احمد بن حنبل کی طرف اجتہادی مسائل رجحان اور میلان رکھتے ہیں ، تو محض اس وجہ سے کہ اورائمہ کی نسبت ان کا مسلک ، احادیث رسول ﷺ سے قریب تر ہوتا ہے اور وہ دیگر اماموں کی نسبت ، حدیث کی طرف اپنی توجہ زیادہ رکھتے ہیں ۔ پس کیا اس کے بعد بھی ہمارے متعلق یہ پروپیگنڈا درست ہوگا کہ ہم ائمہ مجتہدین سے دشمنی رکھتے ہیں اور آں حضرت ﷺ پر درود وسلام نہیں بھیجتے حالاں کہ آپ ہی کے ذریعہ ہم کو دین پہنچا جس کی اتباع سے ہم کو خدا کی اطاعت وعبادت نصیب ہوئی ۔ پھر جلالۃ الملک نے دیر تک خاص اسی مسئلہ پر روشنی ڈالی دریں اثنا آپ کے چہرے پر تاثر کی کیفیت ظاہر اور آشکارا تھی ۔ ،،

ایڈیٹر ''المنار ،، فرماتے ہیں :

''پھر میں نے مدینہ منورہ میں حضرت شیخ عبدالعزیز بن ابراہیم امیر مدینہ سے ملاقات کی ۔ دیکھا کہ وہ بھی آں حضرت ﷺ کے نام کے ساتھ بالالتزام درود وسلام ذکر کرتے ہیں ۔ میں نے ان سے بھی مخالفین وہابیت کا الزام مذکور ذکر کیا ۔ امیر مدینہ نے سختی کے ساتھ اس الزام کی تغلیط اور تردید کی اور آں حضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے وجوب کے متعلق مفصل بحث سنائی ۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ ہم نجدی وہابی آں حضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کو رکوع ، سجدہ ، قیام ، قرات قرآن کی طرح نماز کا رکن سمجھتے ہیں ۔ بغیر درود وسلام کے ہمارے نزدیک نماز صحیح اور کافی نہیں ہوگی درانحالیکہ بعض ائمہ (مالک وابو حنیفہ) اس کو نماز کا رکن نہیں کہتے بلکہ سنت کہتے ہیں ، ہمارا یہ مذہب مخالفین وہابیت کے الزام کی تردید اور ابطال کے لیے کافی ہے بلکہ حجت قطعی ہے ۔ ،،

ناظرین کرام ! وہابیت کے تین بڑے قطب اور ارکان کا یہ عقیدہ اور فیصلہ ہے کہ جلالۃ الملک المعظم (ایدہ اللہ بنصرہ وخلد ملکہ) اوران کی حکومت کے ایک بزرگ ترین عالم شیخ عبداللہ

بن بلیهد اورحکومت سعودیہ کے اشرف ترین صوبہ مدینہ منورہ کے گورنر شیخ عبدالعزیز بن ابراہیم ،تینوں کی زبانی اور ان کی تحریر سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ وہابیوں کے متعلق یہ الزام کہ وہ آں حضرت ﷺ پر درود وسلام نہیں بھیجتے، سفید جھوٹ اور شرمناک بہتان ہے۔

آخر میں، میں ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہابیوں کے عقائد معلوم کرنے ہوں تو علامہ شیخ عبدالوہاب نجدی کی ’’کتاب التوحید،، اور ’’تحفہ وہابیہ،، وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرنے سے ان الزامات اوراتہامات کی حقیقت کھل جائے گی۔ جو نجدیوں کو بدنام کرنے کےلیے پھیلائے جاتے ہیں۔ بلکہ میں تو آپ سے کہوں گا کہ اگر آپ کو اپنا ایمان عزیز ہے، تو آپ اسلام کی اصلی تصویر اوراس کا صحیح نقشہ دیکھنا چاہتے ہیں، جو آں حضرت ﷺ اور خلافت راشدہ کے زمانوں میں موجود تھا۔ جو رائے وقیاس، غلط توجیہات اورباطل تاویلات، علماء سوء کے جدل وخلافت سے پاک اور محفوظ ہے۔ جو سچے معنی میں دین یُسر اورملت سمحہ ہے۔ جو فقہا کی موشگافیوں سے پیدا ہونے والے الجھاؤ اورپچیدگیوں سے بری ہے۔ غرض یہ کہ اگر آپ ٹھیٹھ او رسچا اسلام دیکھنا چاہتے ہیں تو، علامہ ابن تمیہ اوران کے شاگردرشید علامہ ابن القیم کی تصانیف بنظر غائر پڑھیں۔ ان کی اکثر تصانیف کا اردو میں ترجمہ ہوچکا ہے۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے آپ پر یہ بات روشن ہوجائے گی کہ علماء سوء نے اپنی موشگافیوں اور مردود توجیہات وتاویلات سے اسلام کو کس قدر مشکل اور پچیدہ مذہب بنا دیا، اوریہ کہ انہوں نے احادیث رسول اللہ ﷺ وظواہر نصوص قرآنیہ سے اعراض کرکے، اسلام کی اصلی تصویر پر موٹا اورغلیظ پردہ ڈال دیا ہے۔ علامہ ابن القیم کی ایک جلیل القدکتاب ’’اعلام الموقعین،، کا ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ الحمدللہ کہ اس کمی کو مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمد نے پوری کردیا۔ یوں تو علامہ محدوح کی ہر کتاب جواہر پاروں اوربے مثل تحقیقات کا خرانہ ہے۔ مگر ان تمام میں غالبا ’’اعلام،، کا درجہ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کتاب کی جلالت وعظمت کا اندازہ لگانا ہو، تو حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے ان دوگرامی ناموں سے کیجیے۔ جن میں سے ایک تو مولانا ممدوح نے کسی شخص سے ترجمہ کی خبر سن کر مولانا محمد صاحب کو لکھا تھا۔ آپ ترجمہ کی خبر پر انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’آپ اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ آپ نے ایک نہایت موزوں کتاب ترجمہ کےلیے منتخب کی ہے اللہ تعالی آپ کو مزید توفیق کا رعطا فرمائے۔ مباحث فقہ وحدیث میں متاخرین کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن اس سے بہتر اوراصلح کتاب کوئی نہیں ہے، اسے اردو میں ترجمہ کردینا۔ اس گوشے کی تمام ضروریات بیک دفعہ پوری کردینی ہیں، خصوصیت کے ساتھ اس کی ضرورت انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کےلیے ہے اس طبقہ میں بہت سے لوگ مذہبی ذوق سے آشنا ہوچکے ہیں لیکن صحیح مسلک کی خبر نہیں رکھتے اورعربی سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے براہ راست مطالعہ نہیں کرسکتے، اگر ’’اعلام،، اردو میں شائع ہوگئی، تو ان کی فہم وبصیرت کےلیے کافی مواد مہیا ہوجائے گا۔ میں نہایت خوش ہوں گا اگر ترجمہ کی اشاعت میں آپ کو کچھ دے سکوں۔،،

اوردوسرا گرامی نامہ حضرت مولانا آزاد نے ’’اعلام،، کے شائع شدہ دوحصوں کے ملاحظہ فرمانے کے بعد تحریر فرمایا ہے، آپ لکھتے ہیں: ’’اعلام الموقعین کے ترجمہ کے دوحصے پہنچے، یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ آپ اس ترجمہ شائع کررہے ہیں، مباحث فقہ وحدیث وحکمت تشریع اسلامی میں متاخرین کی کوئی کتاب اس درجہ محققانہ اورنافع نہیں ہے۔ جس درجہ یہ کتاب ہے، عرصہ ہوا میں نے بعض عزیزوں کو جو ترجمے کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے ترجمہ کا مشورہ دیا تھا لیکن انہوں نے صاحب اعلام کے بعض دیگر مختصرات کو ترجیح دی۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر دے کہ اس مفید خدمت دینی پر متوجہ ہوئے ہیں۔ میں ان تمام لوگوں کو جو مذہبی معلومات کا شوق رکھتے ہیں اوراصل عربی کا مطالعہ نہیں کرسکتے۔ مشورہ دوں گا کہ اس کتابکا مطالعہ ضرور کریں، خصوصیت کے ساتھ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ ان میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی پیدا ہوگئی ہے جو مذہبی معلومات سے شغف رکھتے ہیں، لیکن چوں کہ اسلام کے اندرونی مذاہب ومشارب کی پچیدگیوں سے باخبر نہیں ہیں، اس لیے بسا اوقات ان کا مذہبی شغف غلط راہوں میں ضائع جاتا ہے اس کتاب کا مطالعہ ان پر واضح کردے گا کہ حکمت ودانش کی حقیقی راہ کن لوگوں کی راہ ہے؟ متبعین کتاب وسنت کی؟ یا اصحاب جدل وخلاف کی۔،،

مولانا آزاد کے ان دونوں گرامی ناموں سے کتاب کی اہمیت پر کافی سے زیادہ روشنی پڑتی ہے اس لیے ہم اس سے زیادہ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے ’’محدث،، کے ناظرین سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو دفتر اخبار محمدی دہلی باڑہ ہندوراؤ سے منگاکر ضرور مطالعہ فرمائیں اوراپنے دوست احباب کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔ اس کتاب کے اب تک تین حصے شائع ہوچکے ہیں۔ پہلے حصہ کی قیمت 14 دوسرے کی 8 تیسرے کی 8 ہے۔

صفحات بالترتیب ص: 72، ص: 148، :152، سائز اخبار محمدی، کتابت وطباعت عمدہ اورسرورق دیدہ زیب ہے۔

(محدث دہلی، ج: 4، ش: 3 ربیع الآخر 1355ھ جولائی 1936ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 76

محدث فتویٰ